جناب سید مزمل حسین صاحب

مغرب کے دوہرے معیار

امریکہ کی قیادت میں سرمایہ دارانہ معیشت کے حامل ممالک اور سوویت یونین کی قیادت میں اشتراکی بلاک کے مابین ایک طویل عرصے تک دنیا سرد جنگ سے دوچار رہی ۔ سوویت یونین کا شیرازہ بکھرا تو سرمایہ دارانہ بلاک کے ممالک خصوصاً وہاں کی قیادتیں الجھاؤ کا شکار ہو گئیں ، اس لیے کہ مغرب میں جن لوگوں کو وہ اشتراکیت سے ڈرا کر اپنے ساتھ رکھے ہوئے تھے ۔ قریب تھا کہ وہ ان کے چنگل سے نکل جاتے علاوہ ازیں ایران میں اسلامی انقلاب اور پھر افغانستان میں سوویت یونین کی فوجی شکست کے باعث دنیا بھر میں اسلام اور مسلمان توجہ حاصل کرنے لگے ۔ اس پر مغرب کے مقتدر طبقوں کا ماتھا مزید ٹھنکا ۔ انہوں نے محسوس کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اسلام ان کے لیے مستقبل کا خطرہ بن جاتے اور پھر انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو دنیا بھر میں بدنام کرنے کے لیے منصوبہ بندی سے ایک مہم کا آغاز کر دیا ۔ مغرب میں صلیبی روح نے حلول کر لیا اور تعصب و تنگ نظری نے لوگوں کی سوچوں پر پہرے بٹھا دیتے ہیں ۔ کچھ مسلمانوں کو بنیاد پرست کے طور پر اور کچھ کو معتدل کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے ، حالانکہ اسلام میں بنیاد پرست یا معتدل کا کوئی تصور نہیں ہے ۔ ہر مسلمان اسلامی حمیت اور نرم خوئی سے بیک وقت متصف ہوتا ہے ۔

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

اس کو مزید آسانی سے عمران خان کی مثال سے سمجھا جا سکتا ہے ۔ عمران خان کچھ عرصہ پہلے تک مغرب اور مغرب پرست طبقے کی پسندیدہ شخصیت تھی ، لیکن جب اس نے اسلامی غیرت و حمیت کا اظہار کرنا شروع کر دیا تو اسی عمران خان پر بنیاد پرست کی پھبتی کسی دی گئی اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ عمران خان کو اپنے ہی وطن میں اجنبی بنایا جا رہا ہے ۔ اس کے دوست ٹی وی نے اس سے منہ موڑ لیا ہے ۔ مغربی ذرائع ابلاغ ایک عرصے سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف معاندانہ مہم جاری رکھے ہوئے ہیں ۔ اخبارات میں مضامین کا ایک سلسلہ جاری ہے ۔ ریڈیو اور ٹی وی پر مسلسل ایسے پروگرام پیش کیے جا رہے ہیں ، جن میں اسلام کو ناقابل عمل اور مسلمانوں کو تہذیب و تمدن کے دشمن کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے ۔ لیکن یہ عجیب طرفہ

تماشا ہے کہ مغربی ذرائع ابلاغ مسلمانوں کو تو خونخوار کے روپ میں پیش کرتے ہیں اور خود ہیروشیما و ناگاساکی میں اپنی سفاکیوں کو بھول جاتے ہیں ۔ وہ ویت نام میں اپنی پھیلائی ہوئی تباہیوں کو فراموش کر دیتے ہیں یہاں ہم نے مثالیں بھی غیر مسلم دنیا پر مغرب کے مظالم کی دی ہیں ، مسلم دنیا کا دانستہ ذکر نہیں کیا ، اس لئے کہ مسلمانوں کا قتل عام اہل مغرب پر مسلط مقتدر قوتوں کی نظر میں کوئی جرم نہیں ہے ۔ اگر یہ کوئی جرم ہوتا تو وہ فلسطینیوں کا یوں نہ تیغ ہونا گوارا نہ کرتے ۔ بوسنیا اور چیچنیا میں یوں مسلمانوں کو تاخت و تاراج نہ کیا جاتا اور کشمیر میں یوں انسانیت کی مٹی پلید ہونے کا نظارہ نہ کیا جاتا ۔

مغربی دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں کیا اندازہ فکر رواج پا رہا ہے ۔ اس کا مشاہدہ فرانس میں پردے پر عائد کی جانے والی پابندی سے کیا جا سکتا ہے ۔ فرانس میں پردے کو چھوت کی بیماری تصور کیا جاتا ہے ۔ وہاں کی باپردہ طالبات کا زیادہ وقت اپنے اسباق کی تیاری کی بجائے پردے کے دفاع کی کوششوں میں صرف ہو جاتا ہے ۔ وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق فرانس کی حکومت اب مسلم اقدار کے احیاء کو شدید خطرہ سمجھتی ہے ۔ ایک اور فرانسیسی ہفت روزے کے مطابق مسلم طالبات میں پردے کے فروغ کے باعث فرانس کی آزاد خیالی کو نقصان پہنچ رہا ہے ۔ کینیڈا سے شائع ہونے والے اسلامی میگزین "کریسنٹ انٹرنیشنل" نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے ۔

FREE TO BARE, BUT NOT TO COVER یعنی وہاں ننگا ہونے کی تو آزادی ہے ، لیکن پردے پر پابندی ہے ۔ اسی کی طرح قرآن حکیم کی سورۃ "التین" میں "پھر ہم نے انسان کو گمراہی کی انتہاء گہرائیوں کی طرف لوٹا دیا" کے الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے ۔ مغربی دنیا کے ایک اور معروف اخبار "سنڈے ٹائمز" نے لکھا ہے کہ مغرب کے پاس ان دنوں کوئی ایسا عظیم رہنما نہیں ہے جو مستقبل کے چیلنجوں کا مقابلہ کر سکے اور مستقبل کا سب سے بڑا چیلنج مغرب کے مقتدر طبقوں کی نظر میں اب صرف اسلام ہے ۔ اسی کا اظہار نیٹو کے حالیہ اعلیٰ سطحی اجلاس میں بھی کیا گیا ۔ مسلمانوں کے خلاف لڑی جانے والی میڈیا وار میں اب فرانس اور امریکہ ہی اکیلے نہیں ہیں بلکہ جرمنی بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا ہے ۔ جرمنی میں آہستہ آہستہ مسلمانوں کے لیے عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے ۔ حال ہی میں لندن سے شائع ہونے والے اسلامی مجلے امپیکٹ انٹرنیشنل نے جرمنی میں مسلمانوں کے خلاف فروغ پذیر تعصب کی جانب توجہ دلائی ہے ۔ مجلے نے لکھا ہے کہ اس ضمن میں جرمنی ، فرانس ، امریکہ اور برطانیہ میں مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے ۔ "ریڈرز ڈائجسٹ" ، جس سے ہمارے ہاں کا تعلیم یافتہ واقف ہے ، یہ کئی ممالک سے شائع ہوتا ہے ۔ اس نے ایسے مضامین کا ایک سلسلہ شروع کر دیا ہے ، جن کا مقصد مسلمانوں کی کردار کشی ہوتا ہے ۔ ڈائجسٹ

کی خاص بات یہ ہے کہ وہ معلومات کے سلسلے میں اسرائیلی ذرائع پر انحصار کرتا ہے اور اسرائیل کی اسلام دشمنی کوئی راز نہیں ہے ۔ اسلام کے خلاف اس مہم کے اثرات اب امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں نہایت آسانی سے محسوس کیے جا سکتے ہیں اور وہاں اسلام کو مستقبل کا خطرہ سمجھا جا رہا ہے ۔ اے کاش کہ اہل مغرب کو اسلام کی امن و سلامتی پر مبنی تعلیمات کا ادراک ہوتا ۔ اے کاش کہ ہم انہیں بتا سکتے کہ جس اسلام کو وہ خطرہ سمجھ رہے ہیں ، اس پر کسی کا اجارہ نہیں ہے ۔ اے کاش کہ مسلمان اپنے انداز تبلیغ میں تبدیلی لاتے اور قرآن حکیم کے حکمت و مناسب طرز عمل کے حکم پر عمل کرتے ہوتے سسکتی انسانیت تک خیر و فلاح کا پیغام پہنچاتے ۔

مغرب کے مقتدر طبقوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پائے جانے والے تعصب کی تہہ میں جائیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ سب کچھ یہودیوں اور صلیبیوں کا کیا دھرا ہے ۔ وہاں کا عام آدمی تو سکون کی تلاش میں ہے لیکن اس کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کی جا رہی ہیں ۔ امریکہ میں یوسف بوڈانسکی اور خان فورسیٹ نے گزشتہ سال ۹۲ صفحات پر مشتمل جو رپورٹ تیار کی تھی ، اس میں مغرب خصوصاً امریکہ کی قیادت و سیادت کو چیلنج کرنے والی تمام مسلمان تنظیموں کو دہشت گرد قرار دیا گیا تھا ۔ ان تنظیموں میں سب سے اہم فلسطین کی "اسلامی جہاد" "حماس" اور لبنان کی "حزب اللہ" شامل ہیں ۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ تنظیمیں ایران اور سوڈان کی مدد سے کام کر رہی ہیں ۔ رپورٹ تیار کرنے والے دونوں حضرات معروف یہودی ہیں ۔ ایک اور رپورٹ یہودی تنظیم "اے ڈی ایل" نے تیار کی ہے ۔ اس میں امریکہ میں قائم اسلامی تنظیموں اور اداروں پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ "حماس" اور اسرائیل کے خلاف نبرد آزما دیگر تنظیموں کی مدد کرتی ہیں ۔ اسرائیلی وزارت دفاع نے بھی ایک خفیہ مراسلے کے ذریعے "اسلامی بنیاد پرستی کا خطرہ" کے عنوان سے مغرب کو خوفزدہ کیا ہے اسی طرح مشرق وسطیٰ کے بارے میں تحقیق و تجزیے میں مصروف ادارے بھی اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے کام میں لگے ہوتے ہیں ۔ ان اداروں میں ۔

BINAi BRiTH ، JINSA WiNEP اور دیگر کئی ادارے شامل ہیں ۔ ابلاغی بلکہ زیادہ صحیح الفاظ میں پروپیگنڈے کے محاذ پر اسلام کے خلاف زہر اگلنے والے اداروں میں امریکہ کا پبلک براڈ کاسٹنگ سسٹم ، کولمبیا براڈ کاسٹنگ سسٹم ، سی این این ، بی بی سی ، وائس آف امریکہ ، واشنگٹن پوسٹ نیویارک ٹائمز ، میامی ہیرالڈ ، واشنگٹن جیوش ویکلی ، یو ایس ٹوڈے ، مڈل ایسٹ کوارٹرلی ، ایسوسی ایٹڈ پریس ، یو پی آئی ، اے ایف پی ، ڈی پی اے ، رائٹر اور دیگر کئی ادارے شامل ہیں ۔ ان کے مسلسل پروپیگنڈے اور امریکہ میں مضبوط یہودی لابی کا یہ اثر ہے کہ امریکن صدر کلنٹن نے ان کی خوشنودی کے حصول کے

لیے "حماس" "حزب اللہ" اور "اسلامی جہاد" کے امریکہ میں موجود تمام بنک اثاثے ضبط کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ یہ سراسر ابلاغی مہم ہے، ورنہ حقیقت میں امریکہ میں ان تنظیموں کے کوئی اکاؤنٹ سرے سے ہی نہیں ہیں۔ امریکہ پہلے ایران اور لیبیا کے اثاثے ضبط کر چکا ہے، اس کے بعد یہ تنظیمیں امریکہ میں اپنے اکاؤنٹ کیوں رکھنے لگیں؟ کیا حقیقی مومن ایک سوراخ سے کبھی دوسری بار ڈسا جاتا ہے؟

یہ تو ہوئی مغرب کے رویے کی بات، لیکن کیا ہم انسانیت کی تباہی و بربادی پر چپ سادھے رہ سکتے ہیں؟ کیا ہم مغرب کے مقتدر طبقوں اور یہودیوں کو یہ مہلت دے سکتے ہیں کہ وہ انسانوں کی دنیا و آخرت برباد کرتے رہیں؟ ہم سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس پر غور کریں۔ ایک دوسرے کا گلہ کاٹ کر اسلام کو بدنام نہ کریں۔ ہمارا دین، بلکہ یوں کہیے کہ انسانیت کا دین، اسلام توامن کا پیامبر ہے۔ ہم نے مغربی اداروں اور ذرائع ابلاغ کی مہم کا مقابلہ حکمت عملی اور منصوبہ بندی سے کرنا ہے۔ یہی انسانیت کی سب سے بڑی خدمت ہے۔

(بقیہ صہ ۲۵ سے)

حکم دیا ہے، جو اجتماعی نظام کے سلسلے میں ایک اور قطعی اور محکم دلیل ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں امام کاسانیؒ نے تحریر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عاملین کا ذکر کر کے پوری صراحت کر دی ہے کہ زکوٰۃ میں عاملین کا بھی حق ہے۔ اگر امام (وقت) کو اصحاب مال سے مویشیوں کی زکوٰۃ وصول کرنے کا حق نہ ہوتا، بلکہ اس کی ادائیگی کا حق اصحاب مال کو ہوتا تو عاملین کے تذکرہ کی کوئی وجہ نہ ہوتی۔

والعاملين عليها۔ فقد بيّن الله تعالىٰ ذلك بيانًا شافيًا، حيث جعل للعاملين عليها حقًا۔ فلو لم يكن للإمام أن يطالب أرباب الأموال بصدقات الأنعام في أماكنها وكان أداؤها إلى أرباب الأموال لم يكن لذكر العاملين وجه [1]

اس موقع پر موصوف نے عاملین کو اگرچہ صرف مویشی وصول کرنے والے قرار دیا ہے، مگر جیسا کہ دیگر ائمہ کے بیانات اوپر مذکور ہو چکے ان کی رو سے یہ بات ہر قسم کے اموال کی وصولی پر صادق آتی ہے۔ بہر حال ان قرآنی دلائل سے بخوبی واضح ہو گیا کہ زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کا حق اصلاً اسلامی حکومت کو حاصل ہے کہ وہ شریعت کے منشا کے مطابق مالداروں سے زکوٰۃ وصول کر کے اسے حقداروں میں تقسیم کرے۔ (جاری)

---

[1] بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، علاؤالدین ابوبکر کاسانی: ۲/ ۳۵، مطبوعہ کراچی۔